سوال

(19) میں نے بلاوضو جرابیں پہن لیں اور بھول کر ان پر مسح کرتا   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے فجر کی نماز کےلئے وضو کی اور نماز پڑھی اور جرابیں پہننا بھول گی اور نماز کے بعد سوگیا پھر جب میں اپنے کام پر جانے کےلیے بیدار ہوا تو اسی حالت میں جرابیں پہن لی۔ جب ظہر کا وقت آیا تو میں نے وضو کی اور جرابوں پر مسح کرلیا اور نماز ادا کی۔ اسی طرح میں نے عصر، مغرب اور عشاء ادا کی۔ دل میں یہی بات تھی کہ میں نے جرابیں طہارت کے وقت پہنی ہیں ۔

یہ بات مجھے یاد ہی نہ رہی تھی کہ میں نے انہیں بلاوضو پہنا تھا۔ عشاء سے تقریبا دو گھنٹہ بعد یہ بات یاد آئی۔ اب میری ان چاروں اوقات کی نماز کے متعلق کیا حکم ہے۔ آیا وہ صحیح ہیں یا نہیں؟ یہ خیال رہے کہ میں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تھا۔ س۔ ع۔ غ۔ حائل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس نے بلا طہارت موزے اور جرابیں پہنی، پھر ان پر مسح کرکے بھول کر نماز ادا کی تو اس کی نماز باطل ہے اور جتنی نمازیں اس نے اس مسح سے ادا کیں اس پر سب کا اعادہ لازم ہے کیونکہ اہل علم کے اجماع کے مطابق مسح کی صحت کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ جراب طہارت کے وقت پہنی جائے اور جس نے انہیں بلاطہارت پہنا، پھر اس پر مسح کیا تو اس کا حکم بلاطہارت نماز ادا کرنے والے کا حکم ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((دَعْهُما، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهما طَاهِرَتَيْنِ، فَمَسَحَ عليهما۔))

''انہیں چھوڑدو۔ میں نے پاکیزگی کی حالت میں پاؤں داخل کئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر مسح کیا''

اے سائل! ان دلائل سے معلوم ہوجاتا ہے کہ آپ پر چاروں نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء کا اعادہ ضروری ہے اور بھول کی وجہ سے آپ پر کچھ گناہ نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قول کے مطابق:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا

''اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو ہمارا مواخذہ نہ کرنا'' (البقرہ : ۲۸۶)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قد فعلت (میں نے ایسا ہی کیا) جس کے معنی یہ ہوئے کہ ہو کچھ بندوں سے ازراہ خطا و نسیان واقع ہو جائے اس پر موخذہ نہ کرنے سے متعلق بندوں کی دعا کو اللہ سبحانہ نے قبول فرمالیا ہے۔ پس اس بات پر حمد اور شکر اللہ ہی کے لیے ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 46

محدث فتویٰ